بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — وَبَشِّرْ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۲/۱۸	۳۱ صلح ۱۳۴۳ ہش — ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ — ۳۱ جنوری ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۷

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پاک دل اور بے طمع ہو کر خدا کی محبت ذاتی میں ترقی کرو

جب تک خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت نہیں اُس وقت تک کچھ بھی نہیں

" ہم نے اپنی جماعت کو بارہا تاکید کی ہے کہ تم کسی چیز کی بھی ہوس نہ رکھو ۔ پاک دل اور بے طمع ہو کر خدا کی محبت ذاتی میں ترقی کرو ۔ جب تک ذاتی محبت نہیں تب تک کچھ بھی نہیں مگر جو کہتے ہیں کہ ہم کو خدا سے ذاتی محبت ہے اور اس کے نشان ان میں نہیں پائے جاتے یہ ان کا دعوےٰ غلط ہے ۔ کیا وجہ ہے کہ ایک مجازی عاشق میں تو عشق کے آثار اور نشانات کھلے کھلے پائے جائیں بلکہ کہتے ہیں کہ عشق چھپائے سے چھپ نہیں سکتا تو کیا وجہ کہ روحانی عشق پوشیدہ رہ جائے ، اس کے کچھ نشان ظاہر نہ ہوں ۔ دھوکا کھاتے ہیں ۔ ایسے لوگ ۔ ان میں محبت ہی نہیں ہوتی ۔"

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

مکرم شیخ محمد شریف صاحب آف کوئٹہ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

لاہور ۳۰ جنوری ۔ نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مکرم شیخ محمد شریف صاحب مینجنگ ڈائرکٹر پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لاہور کل مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۶۴ء مطابق ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ بروز چہارشنبہ بوقت پانچ بجے شام اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے (اپنے مکان ۴۴/۷ سمن آباد لاہور میں) وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحوم کی عمر ۵۵ سال کے قریب تھی ۔ آپ محترم شیخ کریم بخش صاحب مرحوم آف کوئٹہ کے سب سے بڑے صاحبزادے اور محترم شیخ محمدین صاحب ریٹائرڈ مختار عام صدر انجمن احمدیہ کے داماد تھے ۔ جنازہ آج بعد دوپہر لاہور سے ربوہ لایا جا رہا ہے ۔

مرحوم بہت مخلص ، مخیر اور صد درجہ مہمان نواز تھے ۔ خدمت سلسلہ میں ہمیشہ پیش پیش رہے ۔ اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے ۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے آپ کو بے حد محبت و عقیدت تھی اور آپ خدمت سلسلہ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے ۔

آپ نے چار بیٹیاں اور چار بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں ۔ سب سے بڑے فرزند شیخ نثار احمد تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایف ایس سی کے طالب علم ہیں ۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم شیخ صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب سے نوازے ۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو ۔ آمین (نماز جنازہ بعد نماز عصر احاطہ مسجد مبارک ربوہ میں ادا کی جائے گی)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۳۰ جنوری بوقت ۹½ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

" رات نیند آگئی ۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے ۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔

آمین اللّٰھم آمین

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

۲۰-۲۱-۲۲ مارچ ۱۹۶۴ء کو منعقد ہو گی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۰-۲۱-۲۲ امان ۱۳۴۳ہش مطابق ۲۰-۲۱-۲۲ مارچ ۱۹۶۴ء بروز جمعہ ، ہفتہ ، اتوار بمقام ربوہ ہو گا ۔ انشاءاللہ تعالیٰ

جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد بھجوائیں ۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

لاہور ۳۰ جنوری ۔ بوقت ۶ بجے صبح بذریعہ فون

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

کل دن بھر طبیعت میں بے چینی اور گھبراہٹ رہی ۔ رات کو نیند کی دوائی دی گئی جس سے رات بھر سوتے رہے صبح چار بجے اٹھے ۔ اُس وقت بھی طبیعت میں بے چینی اور گھبراہٹ تھی ۔ اس کے بعد چائے پی اور سو گئے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے ۔ آمین اللّٰھم آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ جنوری ۶۲ء

شیعہ علماء کی قراردادیں

جنوری ۶۲ء کے پہلے ہفتہ میں کراچی میں پاکستان کے شیعہ علماء کا ایک اجتماع ہوا ہے جس میں کئی ایک قراردادیں منظور ہوئی ہیں ان میں سے ایک قرارداد حسب ذیل ہے:۔

"چونکہ موجودہ نصاب تعلیم میں جو سرکاری وغیر سرکاری مختلف تعلیمی اداروں میں رائج ہے وہ براہ راست شیعہ عقائد و تاریخ وادب وثقافت سے متصادم ہوتا ہے جس سے شیعیان پاکستان میں شدید ہیجان پیدا ہو چکا ہے۔ علماء شیعہ کا یہ اجلاس برادرانہ فضا کو خوشگوار رکھنے کی خاطر حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ تمام مضامین تعلیم کے سلیبس میں شیعہ عقائد و تاریخ وثقافت کے خلاف جو مواد موجود ہے اس کو خارج کیا جائے۔"

(رضاکار لاہور ۲۴ ۱/ ۶۲ ص۲)

ہم اس قرارداد کی تائید کرتے ہیں بلکہ اس پر یہ اضافہ کرتے ہیں کہ سرکاری سکولوں اور کالجوں میں جو دینیات کا نصاب پڑھایا جاتا ہے وہ ایسا ہونا چاہیئے جس میں کسی فرقہ کے خلاف کوئی مواد نہ ہو۔ پاکستان کی حکومت تمام فرقوں کی مشترکہ حکومت ہے اس کی طرف سے کوئی ایسی بات نہیں ہونی چاہیئے جو کسی فرقے کے عقائد کے خلاف ہو خواہ وہ فرقہ کتنی ہی تھوڑی تعداد میں ہو۔ شیعہ فرقہ اسلامی فرقوں میں سے ایک ایسا فرقہ ہے جو نہ صرف تعداد میں دوسرے اقلیتی فرقوں میں سے زیادہ ہے بلکہ دوسرے فرقوں سے باہمی اعتقادی اختلافات میں بھی زیادہ ہے۔ اسکے باوجود شیعہ سنی عقائد میں بہت سے ایسے عقائد ہیں جن میں وہ مشترک ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے بنیادی عقائد ایمان بالغیب۔ ایمان بالرسالت اور ایمان بالآخرت میں دونوں میں اصولی طور پر کوئی فرق نہیں جو اختلافات ہیں وہ امامت یا خلافت میں ہیں۔ تاہم ہمیں یقین ہے کہ جہاں تک اسلامی تاریخ کا تعلق ہے صدر اول کے اکابر کی سوانح حیات میں کسی فرقے کو اختلاف نہیں ہونا چاہیئے اس لئے چاہیئے کہ اس بارے میں جو اعتقادی اختلافات ہیں ان کو دینی نصاب میں جگہ نہ دی جائے۔ اسی طرح دوسرے فرقوں میں جو باہمی توجیہی اور تشریحی اختلافات ہیں ان کو بھی مشترکہ دینی نصاب سے علیحدہ رکھنا چاہیئے اور یہ کام کوئی اتنا مشکل نہیں ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو ہر فرقہ کے لوگ سرکاری طور پر دینیات کے متعلق یکساں طور پر استفادہ کر سکیں گے۔ اور قوم میں دینی لحاظ سے بھی ایک یکسانی خیال کی بنیاد استوار ہو سکے گی۔ اس ضمن میں ایک اور مثال یہ ہے کہ اسلام کا کوئی فرقہ نہیں ہے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتا۔ تاہم خاتم النبیین کی تشریح میں ضرور اختلاف ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ عام نصاب سے ایسی اختلافی تشریحات کو الگ رکھا جائے اور محض اس بات کا لحاظ نہ رکھا جائے کہ ایک تشریح کو ماننے والے کثیر تعداد میں ہیں۔ ہماری تجویز ہے کہ اس کام کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے جو تمام موجودہ سرکاری نصاب کا جائزہ لے۔ یہ کمیٹی ایسے اصحاب پر مشتمل ہو جو فرقہ وارانہ اختلافات سے واقف تو ہوں مگر جذباتی لحاظ سے ان سے بالا ہوں اور جن کے پیش نظر خاص طور پر یہ سوال ہو کہ سرکاری نصاب میں کوئی ایسی بات نہ رہ جائے جو کسی اقل قلیت کے اعتقادات سے ٹکراتی ہو جیسا کہ ہم نے کہا ہے یہ کام اتنا مشکل نہیں ہے جتنا کہ شاید بادی النظر میں نظر آتا ہے۔ تھوڑی سی وسعت نظر کی ضرورت ہے۔

شیعہ اجتماع میں نصاب کے متعلق ایک اور قرارداد بھی منظور کی گئی ہے جو حسب ذیل ہے

"چونکہ شیعہ اور غیر شیعہ اثنا عشری دینیات میں کچھ اہم بنیادی اختلافات ہیں اور موجودہ حالات میں شیعہ طلبہ غیر شیعہ دینیات پڑھنے پڑھانے پر مجبور ہوتے ہیں جس کی بناء پر ایک طرف شیعہ طلباء اپنی مذہبی تعلیم سے بیگانہ ہوتے جاتے ہیں۔ دوسری طرف ان کی گھر کی تعلیم اور اسکول کی تعلیم میں تصادم ہوتا ہے اور یہ ٹکراؤ ان کے لئے بے حد مضر اور انتشار ذہنی کا باعث ہوتا ہے اس لئے علماء شیعہ اثنا عشری کا یہ جلسہ حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سرکاری یا غیر سرکاری تعلیمی ادارے جن کو حکومت امداد دیتی ہے ان میں شیعہ دینیات کا جداگانہ انتظام کر کے ملت شیعہ اثنا عشری کے دیرینہ مطالبہ کو پورا کرے۔"

(ایضاً)

ہمارا خیال ہے کہ اگر پہلی قرارداد کے مطابق نصاب تیار ہو جائے تو پھر اس قرارداد کی جہاں تک سرکاری نصاب کا تعلق ہے قطعاً ضرورت نہیں رہتی۔ جب سرکاری نصاب ہر قسم کے اختلافات سے بالا ہوگا تو شیعوں یا کسی اور فرقے کے لئے علیحدہ سرکاری نصاب تیار کرنے کی ضرورت نہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہر فرقہ اپنے سے تعلق رکھنے والے طلبہ کو اپنے خاص عقائد کی تعلیم کس طرح دے۔ سیدھی بات ہے کہ اس کے لئے ہر فرقہ کو اپنا اپنا علیحدہ انتظام کرنا چاہیئے۔ حکومت سب فرقوں کی مشترک ہے اس پر ہر فرقہ کی علیحدہ تعلیم کا بار ڈالنا کسی طرح مناسب نہیں ہے۔ ورنہ حکومت کو کئی ایک علیحدہ علیحدہ نصاب تیار کرنے پڑیں گے جو نہ تو ممکن ہے اور نہ مرغوب۔ شیعوں یا ایسے فرقوں کو جو اپنے خاص اعتقادات کی تعلیم دینا چاہتے ہیں چاہیئے کہ اپنے سکول اور کالج علیحدہ کھولیں اور اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے تو کم ازکم اپنی خاص تعلیم گھر پر دلائیں۔ یہ کام ہر فرقے کے علماء اپنی مساجد میں بخوبی سر انجام دے سکتے ہیں۔ قرارداد نمبر ۵ پر بھی اس تبصرہ کا اطلاق ہوتا ہے۔ ایک قرارداد حسب ذیل ہے:۔

"چونکہ فقہ شیعہ اثنا عشری دیگر اسلامی فرقوں سے جداگانہ حیثیت رکھتی ہے اس لئے یہ اجتماع علماء شیعہ پاکستان حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ شیعہ اوقاف جو سر دست حکومت کی تحویل میں ہیں یا آئندہ زیر انتظام وانصرام حکومت آئیں ایسے جملہ اوقاف مجلس عمل علماء شیعہ پاکستان کے مجوزہ بورڈ کے حوالے کئے جائیں تاکہ ان کا صرف وخرچ منشاء واقف کے مطابق کیا جائے۔"

(ایضاً)

ہم اس کی پُرزور تائید کرتے ہیں۔ شیعوں کے اوقاف کا انتظام شیعوں ہی کے ہاتھ میں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہی اپنے عقائد اور واقف کی شرائط کے مطابق وقف کی جائداد کا استعمال کر سکتے ہیں۔ ایک قرارداد حسب ذیل ہے:۔

"علماء شیعہ اثنا عشریہ کا یہ اجتماع عزاداری امام حسین علیہ السلام کو شیعوں کے لئے شہ رگ حیات مذہبی شعار نیز اسلامی اقدار حیات کا مرکز سمجھتا ہے اور حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ دستور پاکستان اور بنیادی حقوق کی دی ہوئی ضمانتوں کے تحت ہمیں ہر قسم کی آزادی مہیا کرے۔ نیز اس راہ میں ہر قسم کی مزاحمتوں کو دور کرے تاکہ عزاداران حضرت سید الشہداء مراسم محرم وجلوس ہائے عزا اور مجالس ومحافل دینی کے اجتماعات کو محفوظ طریقہ سے برقرار رکھ سکیں۔"

(ایضاً)

افسوس ہے کہ اس امر میں شیعوں کا مسئلہ بہت الجھا ہوا ہے شیعوں کے ماتمی جلوس فی ذاتہٖ کئی پہلوؤں سے دل پسند نہیں سمجھے جا سکتے۔ ایک تو ماتم اور پھر جن جن دردناک طریقوں سے ماتم کیا جاتا ہے ایسے ہیں کہ چاہیئے کہ خود شیعہ اکابر اس کے متعلق کوئی بہتر تجویز سوچیں۔ آزادی ضمیر ٹھیک ہے لیکن سوچنا چاہیئے کہ سارے شہر کو ایک اپنی قسم کا ماتم خانہ بنا دینا کہاں کا حق آزادئ ضمیر ہے۔ اگر تمام لوگ اپنے اپنے بزرگوں کے ماتم اسی طرح کرنے شروع کر دیں تو کیا ہو۔ ہم جہاں اہل سنت دوستوں کی دخل اندازی کو ناجائز سمجھتے ہیں وہاں شیعہ حضرات سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس معاملہ کے متعلق ایسا لائحہ عمل اختیار کریں کہ جس سے ان کے ماتمی جلسے اور جلوس کم سے کم وسعت میں سما سکیں۔ یہ ایسا امر ہے جس کے متعلق شیعہ اکابر کو خاص طور پر زیر غور لانا چاہیئے۔ کیونکہ یہی ایک ایسا معاملہ ہے جس سے شیعہ سنی تصادم کا براہ راست خطرہ پیدا ہوتا ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ پاکستان کے استحکام کے پیش نظر اگر شیعہ دوست اس طرف توجہ دیں تو اس خطرہ کو صفر کے برابر کیا جا سکتا ہے اس کے باوجود ہم اس قرارداد کی اس لحاظ سے تائید کرتے ہیں کہ جب تک شیعہ حضرات خود اس امر میں تبدیلیاں نہ کریں ان کو موجودہ صورت میں جلسے جلوس نکالنے کی پوری پوری آزادی ہونی چاہیئے اور حکومت کو چاہیئے کہ ان کے ایسے حقوق کی پوری پوری حفاظت کرے اور غیر شیعہ احباب کو چاہیئے کہ وہ اس میں مزاحم نہ ہوں بلکہ ایسی مصالحانہ کردار دکھائیں کہ خود شیعہ حضرات اس کو محسوس کریں۔

اس وقت صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ تمام عالم اسلام خطرناک طور پر دشمنان اسلام کی زد میں آیا ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نہ صرف تمام عیسائی دنیا جس کے ہاتھ میں اس وقت تمام مادی قوت ہے بلکہ دوسری غیر مسلم اقوام بھی اسلامی دنیا کو صرف معاندانہ نظر سے ہی نہیں دیکھ رہی بلکہ عملی طور پر نعوذ باللہ اسلام کا نام ونشان مٹانے کے لئے تلی ہوئی ہیں۔ اگرچہ ہمارا علیٰ وجہ البصیرت ایمان ہے کہ دشمنانِ اسلام آخر میں پوری طرح شکست یاب ہوں گے مگر یہ اسی وقت ہوگا جب تمام عالم اسلام اپنے فرقہ وارانہ اختلافات سے بالا ہو کر ان کے مقابلہ میں کھڑا ہوگا۔ یہ امر باعث اطمینان ہے کہ اب تمام اسلامی اقوام اس سے آگاہ ہوتی جا رہی ہیں اور اپنی تشویشناک پوزیشن کو محسوس کرنے لگی ہیں اور امید بندھتی ہے کہ ہمارے اہل علم حضرات بھی اس کو محسوس کرنے لگیں گے اور وہ اپنے اپنے حلقہ میں اختلافات کو برداشت کرنے کی قوت کا جذبہ ابھارنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔ کسی فرقہ کا عقیدہ خواہ کسی دوسرے

(باقی ص۸ پر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ

عفو اور درگذر کے عدیم المثال نمونے

تقریر مکرم شیخ عبد القادر صاحب بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء کے موقعہ پر مورخہ ۲۶ دسمبر کے دوسرے اجلاس میں مکرم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی اور اس کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے۔

میں نے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر کچھ لکھنے کا ارادہ کیا تو گھنٹوں اس امر پر سوچتا رہا کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کے بیسیوں پہلو ہیں اور پھر جس پہلو پر بھی غور شروع کیا جائے تو وہ لاجواب ہی نظر آتا ہے۔ اور دنیوی حکمرانوں میں تو اس کی نظیر ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگیوں میں بھی کوئی ایسی نظیر نہیں ملتی۔ جسے آپ کے مقابل پیش کیا جا سکے۔ میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ یکدم میرا ذہن فتح مکہ کی طرف چلا گیا۔ اور میں اس تصور میں ڈوب گیا کہ کس طرح اہل مکہ نے آپ پر اور آپ کے اصحاب پر بے پناہ مظالم ڈھائے۔ اور آپ نے ان سے کس طرح درگذر اور رحم کا معاملہ کیا۔

حضرت بلالؓ

حضرت بلالؓ جیسے مخلص اور بے زبان انسان کو جب اس کا ظالم مالک امیہ بن خلف گرم اور تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر اوپر گرم پتھر رکھ کر ایذا دیا کرتا ہوگا تو اس غریب پر کیا گزرتی ہوگی۔ آہ وہ ظالم اور سفاک انسان جب سیدنا بلالؓ کے گلے میں رسی ڈال کر مکہ کے شریر لڑکوں کے حوالے کرتا ہوگا۔ اور وہ اسے گلیوں میں گھسیٹتے ہوں گے تو اس مظلوم پر کیا گذرتی ہوگی۔ گو آفرین ہے اس فدائی انسان پر کہ جب اسے کہا جاتا تھا کہ لات اور عزیٰ کی الوہیت کو تسلیم کرو۔ ورنہ تمہیں زخموں سے چور چور کر دیا جائے گا۔ اور سچ مچ ایسا کر بھی دیا جاتا تھا اور اس کا جسم خون سے تربتر ہو جاتا تھا تو سوائے احد احد کے کوئی لفظ ان کی زبان سے نہیں نکلتا تھا۔

ابو فکیہہ

اب ابو فکیہہ کا حال سنئے۔ یہ بزرگ انسان صفوان بن امیہ کے غلام تھے۔ وہ ظالم بھی آپ کے سینہ پر گرم پتھر رکھ کر اس قدر ستایا کرتا تھا کہ آپ کی زبان باہر نکل آیا کرتی تھی۔

عمار بن یاسرؓ

اب ذرا عمار بن یاسر کا قصہ سنئے۔ اس معصوم انسان کو ہر روز ہی تنگ کیا جاتا تھا مگر اس کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آتی تھی ایک روز جو اسے ناقابل برداشت دکھ دیا گیا تو اس کی زبان سے بعض ایسے الفاظ نکل گئے جو ایک مسلمان کی شان کے خلاف تھے۔ چنانچہ جب انہیں چھوڑ دیا گیا تو وہ الگ ہو کر اپنے اس فعل پر اس قدر نادم ہوئے کہ ان کے آنسو نکل آئے۔ ابھی وہ روتے روتے سسکیاں لے رہے تھے۔ کہ اتفاقاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اس طرف سے کہیں گذر ہو گیا۔ حضور نے اپنے غلام کی یہ حالت دیکھ کر پیار اور محبت سے فرمایا۔ عمار! یہ کیا معاملہ ہے؟ روتے کیوں ہو؟ عمار نے کہا یا رسول اللہ بہت ہی برا ہوا۔ ان ظالموں نے مجھے اس قدر مارا کہ جب تک میں نے حضور کے خلاف اور بتوں کے حق میں ان کی منشاء کے مطابق بعض کلمات نہ کہے انہوں نے مجھے چھوڑا نہیں اس مجسم شفقت نے فرمایا مگر عمار! جب تم نے اس قسم کے الفاظ کہے تھے تو اپنے دل میں کیا محسوس کرتے تھے۔ عرض کیا حضور! دل میں تو ایمان مستحکم تھا۔ فرمایا۔ اگر دل مطمئن تھا تو خیر ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری اس کمزوری کو معاف کر دے گا۔

یاسرؓ اور سمیہؓ

اسی طرح اس کے بوڑھے والد یاسرؓ اور سمیہؓ کا حال تھا۔ دونوں میاں بیوی کو اس قدر دکھ دیا جاتا تھا کہ الامان والحفیظ۔ ایک مرتبہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو ان کی تکلیفوں اور دکھوں کو دیکھ کر آپ کا دل بھر آیا۔ اور ان سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

صبراً آل یاسر موعدکم الجنۃ (ابن ہشام جلد اول ۲۱۱)

یعنی اے یاسر کے خاندان صبر سے کام لو۔ خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے جنت تیار کر رکھی ہے۔

حضور کی یہ پیشگوئی تھوڑے ہی دنوں کے بعد پوری ہو گئی۔ یعنی حضرت یاسر مار کھاتے کھاتے شہید ہو گئے۔ مگر ظالم کفار کو اس پر بھی صبر نہ آیا۔ حتیٰ کہ ان کی بڑھیا بیوی سمیہ کی ران پر ایک دن ظالم ابوجہل نے اس قدر زور سے نیزہ مارا کہ وہ ان کی ران کو چیرتا ہوا ان کے پیٹ میں گھس گیا۔ اور انہوں نے تڑپتے ہوئے جان دے دی۔ یقیناً اس ہولناک ظلم کو دیکھ کر عرش الٰہی کانپ اٹھا ہوگا۔

زنیرہؓ

ایک اور خاتون کا حال سنئے زنیرہؓ ایک لونڈی تھی اسے ابوجہل نے اس قدر مارا کہ اس کی آنکھیں ضائع ہو گئیں۔

صہیبؓ

حضرت صہیبؓ ایک مالدار آدمی تھے۔ اور باوجود غلام ہونے کے اہل مکہ میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ مگر قریش انہیں اس قدر مارتے تھے کہ وہ بیچارے بے ہوش ہو ہو جاتے تھے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مسلمانوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ تو کچھ عرصہ بعد ان کے دل میں بھی ہجرت کے لئے جوش پیدا ہوا۔ ان کا ارادہ معلوم کر کے اہل مکہ نے انہیں کہا۔ کہ اگر تم ہجرت کرنا چاہتے ہو تو جو دولت تم نے مکہ میں کمائی ہے۔ وہ یہاں چھوڑ جاؤ۔ حضرت صہیبؓ نے کہا واللہ! یہ سودا بہت سستا ہے۔ تم یہ دولت بے شک لے لو۔ مگر مجھے اپنے پیارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس جانے دو۔ جب وہ مدینہ میں حاضر ہوئے تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صہیب! تمہارا یہ سودا نفع مند رہا۔ تم نے ظاہری دولت دے کر ایمان کی دولت خرید لی ہے۔

خبابؓ

حضرت خباب بھی ایک نو مسلم غلام تھے۔ ان کے مالک انہیں تپتی ہوئی ریت اور کھردرے پتھروں پر لٹا کر گھسیٹا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کی پیٹھ کا چمڑہ انسانی چمڑے کی شکل بدل کر حیوانی چمڑہ کی شکل اختیار کر گیا تھا۔ اسلام کی فتح کے بعد جب ایک مرتبہ ان کی پیٹھ ننگی ہوئی تو ان کے ساتھی یہ نظارہ دیکھ کر گھبرا گئے اور حیرت سے پوچھا خباب! یہ آپ کو کیا بیماری لگ گئی ہے۔ وہ مسکرا کر خود فرمایا کہ یہ بیماری نہیں۔ یہ یادگار ہے اس

مسجد مبارک کے معتکفین کی توجہ کے لئے

رمضان المبارک کی ایک خاص برکت اعتکاف کی عبادت ہے جو رمضان کے آخری عشرہ میں مسجد میں بیٹھ کر ادا کی جاتی ہے۔ اسی عشرہ میں لیلۃ القدر بھی طاق راتوں میں کسی ایک رات میں آتی ہے جس کے متعلق قرآن کریم میں ہے۔ لیلۃ القدر خیر من الف شھر۔ لیلۃ القدر کی عبادت ہزار مہینہ کی عبادت سے بڑھ کر ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ لیلۃ القدر آخری عشرہ میں تلاش کی جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا طریق یہ تھا۔ اذا دخل العشر شدّ مئزرہ واحیٰ لیلۃ وایقظ اھلہ (بخاری) جب آخری عشرہ میں داخل ہوتے تو کمر ہمت کس لیتے اور اپنی رات کو زندہ کرتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔ یعنی اس آخری عشرہ میں خوب عبادت فرماتے تھے۔

مسنون اعتکاف ۲۰ رمضان المبارک بعد نماز فجر بیٹھتے ہیں۔ حنفی مسلک کے مطابق نماز مغرب سے پہلے بیٹھ جانا چاہیئے۔ اعتکاف کی عبادت کے لئے نیز مسجد مبارک کے تقدس کو ملحوظ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ایسے احباب اعتکاف بیٹھیں جو خاموش ماحول میں یہ عبادت بجا لا سکیں۔ اور دعائیں کر سکیں۔ اور اپنا وقت عبادت۔ ذکر الٰہی اور درود شریف اور دعاؤں میں گزاریں اور مسجد کو حتی الوسع صاف ستھرا رکھیں۔ دنیاوی باتوں سے مجتنب رہیں اور اپنے پاس کے معتکف کے جذبات کا بھی خیال رکھیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

زمانہ کی جبکہ ہم نومسلم غلاموں کو مکہ کے لوگ گلیوں میں سخت اور کھردرے پتھروں پر لٹا کر گھسیٹا کرتے تھے۔ جس کے نتیجہ میں ہماری پیٹھیں چمڑے کی شکل اختیار کر گئی تھیں۔

آزاد مسلمانوں پر مظالم

یہ تو غلام مسلمانوں کا حال تھا۔ اب آزاد مسلمانوں کی سنئے۔ وہ بھی امن میں نہیں تھے چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ حضرت زبیر بن العوام

ایک بہادر نوجوان تھے۔ ان کا چچا انہیں چٹائی میں لپیٹ کر نیچے دھواں دیا کرتا تھا۔ تا کہ ان کا سانس رک جائے اور وہ توحید کو چھوڑ کر بتوں کی پوجا شروع کر دیں۔ مگر وہ ہمیشہ یہی کہا کرتے تھے۔ کہ میں صداقت کو پہچان کر اس کا انکار نہیں کر سکتا۔

۲۔ حضرت عثمان رضؓ

حضرت عثمان رضؓ کا چچا ان کو رسیوں سے جکڑ کر خوب پیٹا کرتا تھا۔

۳۔ حضرت ابوذر رضؓ

غفار قبیلہ کے ساتھ تعلق رکھتے تھے تحقیق حق کے لئے مکہ میں آئے۔ بیعت کر لی مگر اس دم کی اجازت حاصل کی کہ چند دن تک اسلام کو ظاہر نہیں کریں گے۔ بیعت کر کے مکہ کی گلیوں میں سے گزر رہے تھے۔ کہ رؤساء مکہ کو اسلام کے خلاف سب و شتم کرتے دیکھا۔ رہ نہ سکے۔ اس وقت بے اختیار ہو کر بولے۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ

کلمہ شہادت کو سنکر اہل مکہ نے انہیں اس قدر مارا کہ وہ بیہوش ہو گئے۔ مگر ظالم پھر بھی مارتے چلے گئے۔ اتنے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس آ گئے۔ انہوں نے ان ظالموں کو سمجھایا۔ کہ یہ ایک ایسے قبیلے کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں کہ اگر وہ چاہیں تو تمہارے غلے کے قافلوں کو لوٹ لیا کریں۔ اور تم بھوکے مر جاؤ۔ اس پر ان لوگوں نے آپ کو چھوڑ دیا۔ حضرت ابوذر رضؓ نے اس کے بعد ایک دن آرام کیا۔ دوسرے دن خانہ کعبہ میں گئے۔ رؤساء مکہ کو گالیاں دیتے سنا۔ پھر کلمہ توحید کو بلند کیا۔ اس پر ان لوگوں نے پھر مارا۔ متواتر تین دن تک ایسا ہوتا رہا۔ پھر کہیں اپنے قبیلہ کی طرف گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جو تکلیفیں دی گئیں۔ وہ بھی کچھ کم نہیں تھیں۔ آپ کے ساتھ شعب ابی طالب میں سب مسلمانوں کو اڑھائی تین سال سخت تکلیف میں رہنا پڑا۔

ایک مرتبہ آپ عبادت کر رہے تھے کہ آپ کے گلے میں پٹکا ڈال کر خوب کھینچا گیا۔ یہاں تک کہ آپ کی آنکھیں باہر نکل آئیں۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ تشریف لے آئے اور انہوں نے آپ کو ظالموں کے پنجہ سے یہ کہکر چھڑایا کہ

اتقتلون رجلاً ان یقول ربی اللّٰہ۔

(بخاری جلد اول مجتبائی ص ۵۴۴)

ایک مرتبہ آپ کی گردن پر اونٹ کی اوجھڑی ڈال دی گئی۔ عین اس وقت جبکہ آپ سجدہ میں تھے آپ کے گھر میں اکثر اوقات کوڑا کرکٹ اور ادھر بال وغیرہ پھینک دی جاتی تھیں۔ ایک مرتبہ آپ کی صاحبزادی حضرت زینب اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ جانے کو تیار تھیں کہ ایک ظالم نے اونٹ کا تنگ کاٹ دیا اور آپ گر گئیں حاملہ تھیں۔ اس قدر تکلیف ہوئی کہ اس صدمہ کی تاب نہ لا کر تھوڑے عرصہ کے اندر وفات پا گئیں۔ غرضیکہ یہ مصائب اور آلام تو بطور مثال بیان کئے گئے ہیں۔ ورنہ حقیقتاً شاید ہی کوئی مسلمان ہو گا جو امن کی زندگی بسر کرتا ہو گا۔ تمام کو کسی نہ کسی رنگ میں کفار کی طرف سے ستایا جاتا تھا۔

جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ اہل مکہ تو امن سے توحید کا وعظ کرنے ہی نہیں دیتے تھے۔ تو آپ نے اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کیں۔ جن کے نتیجہ میں آپ کو مکہ سے ہجرت کی اجازت مل گئی۔

قتل کا منصوبہ

ادھر اہل مکہ آپ کے قتل کا ایک خطرناک منصوبہ تیار کر چکے تھے۔ یعنی یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ہر ایک قبیلہ کا ایک ایک آدمی نکل کر ایک جتھہ بنا لیں۔ رات کو آپ کے گھر کا محاصرہ کر لیا جائے اور جب حضور باہر نکلیں تو آپ کو قتل کر دیا جائے مگر آپ خدا تعالےٰ کی مدد سے پہرہ داروں کی آنکھوں میں دھول ڈال کر نکل گئے۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے ساتھ تین دن غار ثور میں رہے چوتھے دن جب باہر نکلے اور مدینہ کا رستہ لیا تو ظالموں نے رستہ میں بھی حضور کا تعاقب کیا۔ کیونکہ سو اونٹ اس شخص کے لئے انعام مقرر کیا گیا تھا جو حضور کو زندہ پکڑ کر یا سر کو لے کر کفار مکہ کے سامنے پیش کرے۔ چنانچہ اسی لالچ میں ایک شخص سراقہ بن مالک نے بھی آپ کا تعاقب کیا وہ آپ کو گرفتار کرنا چاہتا تھا۔ مگر تین مرتبہ فال لینے کے باوجود اپنے اس منصوبے میں بری طرح فیل ہوا۔ گویا کفار مکہ کو یہ بھی ناگوار گزرا کہ آپ کو چھوڑ کر امن کے ساتھ مدینہ پہنچ جائیں۔ مدینہ پہنچنے کے بعد بھی متعدد جنگیں آپ سے لڑی گئیں اور ہر مرتبہ کفار ہی چڑھائی کر کے گئے۔

(باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

ضروری تصحیح

مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ ربوہ

الفضل مورخہ چودہ جنوری ۱۹۶۴ء کے صفحہ ۵ پر قادیان کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء کی مختصر رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس میں خاکسار کی تقریر کا خلاصہ بھی شامل ہے۔ ایک دوست نے میری توجہ اس طرف مبذول کروائی ہے کہ اس خلاصہ میں میری طرف یہ الفاظ منسوب کئے گئے ہیں کہ

"قادیان کی اسی سرزمین سے دُنیا کا سب سے بڑا خادم خلق (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) پیدا ہوا"۔ حالانکہ حقیقتاً میں نے اپنی تقریر میں ہرگز لفظ دنیا استعمال نہیں کیا تھا۔ بلکہ میرا فقرہ یہ تھا کہ "اسی سرزمین سے اس زمانہ کا سب سے بڑا خادم خلق پیدا ہوا"

اگر اس مقام پر اس زمانہ کے الفاظ کی بجائے دنیا پڑھا جائے۔ جیسا کہ رپورٹ میں لکھا ہے تو یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعوذ باللہ گستاخی کے مترادف ہو گا۔ اس لئے میں اس غلطی کی تردید کرتا ہوں۔ جلسہ کے وسیع مجمع کا ہر فرد اس امر کا گواہ ہے کہ میں نے دنیا کی بجائے اس زمانہ کے الفاظ استعمال کئے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام تو ایک خادم اور شاگرد کا ہے۔ اور آپ نے جو کچھ بھی پایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض ہی سے پایا۔ اسلئے یہ خیال بھی سخت نازیبا اور گستاخانہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا کا سب سے بڑا خادم خلق قرار دیا جائے۔ درآں حالیکہ یہ عالیشان مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے۔ اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو فضیلت حاصل ہوئی۔ وہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کے طفیل ہی حاصل ہوئی۔ والسلام

(خاکسار مرزا طاہر احمد۔ ربوہ۔ ۶۴/۱/۲۶)

درخواست دعا

میری بیوی کی ٹانگ گر پڑنے سے گھٹنے سے ٹوٹ گئی ہے۔ پلستر لگا دیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم اپنے فضل و کرم سے شفائے کاملہ عطا فرما دیں (مرزا حسین شاہ مربی [illegible])

اوورسیئر حضرات متوجہ ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ہال و دفتر کی تعمیر انشاء اللہ العزیز عنقریب شروع کی جا رہی ہے۔ ایسے اوورسیئر حضرات جو R.C.C کے کام سے بخوبی واقف ہوں اور چند ماہ مرکز میں تعمیر کا کام کروا سکتے ہوں وہ فوراً مقامی امیر جماعت کی تصدیق سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صدر تعمیر کمیٹی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام اپنی درخواستیں مع تجربہ وغیرہ بھجوا دیں۔ تنخواہ حسب لیاقت و قابلیت دی جائے گی۔

(سیکرٹری تعمیر کمیٹی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شکریۂ احباب اور درخواست دعا

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب)

اللہ تعالےٰ کے فضل سے عزیز عطاء المجیب راشد پنجاب یونیورسٹی میں بی اے کے امتحان میں عربی میں اول آیا ہے۔ اسے دو سنہری تمغے اور وظیفہ مل رہا ہے۔ الفضل میں اس کی خبر کی اشاعت پر بہت سے احباب نے مسرت کا اظہار کرتے ہوئے مبارکباد دی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان تمام دوستوں کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

میں سب کا شکرگزار ہوں۔ نیز درخواست دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ عزیز موصوف کو جو واقف زندگی ہے۔ اعلیٰ خدمت دین کی توفیق بخشے اور ایم۔ اے کے امتحان میں بھی امتیازی کامیابی عطا فرمائے۔ نیز میرے دوسرے بڑے بیٹے عزیز عطاء الکریم بی۔ اے واقف زندگی متعلم جامعہ احمدیہ کو بھی اعلیٰ ترقی بخشے۔ اور کامیابی سے خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین یا رب العلمین۔

(خاکسار خادم ابوالعطاء جالندھری)

شذرات

(شیخ خورشید احمد)

"مسلمانوں کے دوست"

عیسائی پاکستان میں اپنے مذہب کی تبلیغ جس ڈھنگ سے اور جس طریق سے کرتے ہیں اس کا ایک نمونہ ماسٹر برکت اے خان وارڈ ۶ نمبالکوٹ چھاؤنی کا شائع کردہ ایک پمفلٹ ہے جس کا عنوان ہے "مسلمانوں کے دوست"۔

وہ لکھتے ہیں:۔

"قرآن مجید میں حکم ہوا ہے کہ دوستی کے بارہ میں مسلمانوں کے لئے تُو ان کو زیادہ نزدیک پائیگا جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ (مسیحی) ہیں۔ (سورۂ مائدہ آیت ۸۲) اسی آیت کی رُو سے مسلمانوں کے نزدیکی دوست مسیحی ہیں۔ روئے زمین کے تمام مسیحی لوگ مسلمانوں کے زیادہ نزدیکی دوست ہیں۔ مغربی اور مشرقی ممالک کے مسیحی پاکستانی مسیحی مشنری اور غیر ملکی مسیحی مشنری سب کے سب مسلمانوں کے دوست ہیں۔ تمام اقوام عالم کی نسبت صرف مسیحی لوگ ہی مسلمانوں کے زیادہ نزدیکی ہیں۔ غیر مسیحی لوگ جب مسیحی ہو جاتے ہیں تو وہ بھی از روئے قرآن مجید مسلمانوں کے زیادہ نزدیکی دوست بن جاتے ہیں۔۔۔۔ ایسے لوگ جو ان دونوں مسیحیت کو ایک فتنہ قرار دیتے ہیں اور انجیل کی منادی میں رکاوٹ پیدا کرنیکی تجاویز پیش کرتے ہیں وہ قرآن مجید کی تعلیم سے بالکل بے خبر ہیں۔۔۔ ایسے لوگ اپنی کسی ذاتی غرض کے شکار ہیں۔"

ایک ناواقف مسلمان جب مندرجہ بالا سطور پڑھے گا تو اسے تعجب ہوگا کہ کیا واقعی قرآن مجید نے عیسائیوں کو مسلمانوں کا قریبی دوست قرار دیا ہے!

حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید کی جس آیت کا حوالہ دیا گیا ہے اوّل تو اس میں ہرگز یہ الفاظ ہی موجود نہیں ہیں کہ "مسیحی مسلمانوں کے دوست ہیں۔" دوسرے اسے سیاق و سباق سے الگ کرکے غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کا مفہوم تو صرف اس قدر ہے کہ ابتدائی زمانہ میں یہودیوں اور مشرکین کی شرارتوں کے مقابلہ میں عیسائیوں کا رویہ نسبتاً بہتر تھا ورنہ جہاں تک عیسائیوں کے باطل عقائد کا تعلق ہے پورا قرآن ان کی تردید سے بھرا پڑا ہے خود اسی سورہ مائدہ میں جس کا حوالہ دیا گیا ہے یہ الفاظ بھی موجود ہیں کہ

لقد کفر الذین قالوا
ان اللہ ثالث ثلٰثۃ
وما من الٰہ الا الٰہ واحد
وان لم ینتھوا عما
یقولون لیمسن الذین
کفروا منھم عذاب الیم

یعنی یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا ہے جو تثلیث کا عقیدہ رکھتے ہیں حالانکہ سوائے خدائے واحد کے اور کوئی خدا نہیں ہے اگر یہ عیسائی لوگ اپنے اس کفریہ عقیدہ سے باز نہ آئے تو ان پر دردناک عذاب نازل ہوگا۔ (آیت ۷۳)

عیسائی اصحاب پر واضح ہونا چاہیئے کہ مسلمان قرآن مجید کی صرف اس ایک آیت پر ہی ایمان نہیں رکھتے جسے مندرجہ بالا حوالہ میں پیش کیا گیا ہے وہ پورے قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں ہاں اسی قرآن مجید پر ان کا ایمان ہے جس میں عیسائیوں کے عقیدۂ تثلیث کے متعلق یہ دل کو ہلا دینے والے الفاظ بھی موجود ہیں کہ

تکاد السمٰوٰت یتفطرن
منہ وتنشق الارض و
تخر الجبال ھدا۔ ان دعوا
للرحمٰن ولدا۔

(مریم آیت ۹۰-۹۱)

یعنی قریب ہے کہ آسمان اور زمین پھٹ جائیں اور پہاڑ کانپ کر گر جائیں۔ اس (ظلم عظیم کی) وجہ سے کہ عیسائی مسیح کو خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں۔

اگر عیسائی اصحاب قرآن مجید سے ہی فیصلہ چاہتے ہیں تو کیا انہیں قرآن پاک کا مندرجہ بالا فیصلہ بھی منظور ہے؟

استغناء اور قربانی کی درخشندہ مثالیں

ہفت روزہ "دعوت" لاہور لکھتا ہے:۔

"اہل دل حضرات ہمیشہ شان بے نیازی اور استغناء کے ساتھ اقتدار و حلقۂ اقتدار سے الگ تھلگ رہتے ہیں۔۔۔ بے شک دنیا کے حالات بدل گئے ہیں لیکن حق و صداقت کے اصولوں میں تو کوئی تغیر و تبدیلی نہیں ہوئی کل بھی حق کی حمایت کرنیوالوں کا صلہ دار و رسن تھا اور آج بھی اہل حق و صداقت کے لئے آزمائش کی بہت منزلیں ہیں پہلے اگر لکڑی اور ڈوری کی سولیاں گاڑی جاتی تھیں تو آج بجلی کا بٹن دبانے کی دہشت بھی ہر جگہ موجود ہے وسائل کے بدل جانے سے حقیقت اور نفس واقعہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہاں اتنا فرق ضرور آگیا ہے کہ حق کے لئے جان کی قربانی سے دریغ نہ کرنے والے اب اس دنیا میں بہت کم ہیں۔"

(دعوت لاہور ۱۷ر جنوری ۶۴ء)

دنیا کے حالات واقعی بدل چکے ہیں اور وہ لوگ جن سے یہ توقع رکھی جاتی تھی کہ وہ شان بے نیازی اور استغناء کے ساتھ اقتدار سے الگ تھلگ رہیں گے اور حق کے لئے جان کی قربانی سے دریغ نہ کریں گے وہ آج سر آن اقتدار حاصل کرنے کی فکر میں ہیں اور اپنی جان کی حفاظت کے لئے تمام جائز و ناجائز ذرائع کو بے دریغ استعمال کر رہے ہیں لیکن دنیا کے پردے پر آج بھی ایک ایسی جماعت موجود ہے جس میں بے نیازی اور استغنا اور حق کی خاطر جان کی قربانی دینے کی صلاحیت موجود ہے

جماعت احمدیہ کی تاریخ بتاتی ہے کہ اس جماعت میں شامل ہونے والے اسلام کے بہادر فرزندوں نے دین کے مقابلہ میں دنیوی اقتدار کو کبھی کوئی وقعت نہیں دی اور حق کی خاطر برضا و رغبت کمال درجہ دلیری اور مومنانہ جرأت اور بہادری کے ساتھ دار و رسن کو قبول کیا۔

حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید رضؓ اور حضرت سید نعمت اللہ خاں صاحبؓ کی قربانیاں اسی کی روشن و تابندہ مثالیں ہیں اور یہ قربانیاں اسی پاک و مطہر وجود کی قوت قدسی کا نتیجہ ہیں جس نے کمال درجہ استغناء اور بے نیازی کے ساتھ یہ فرمایا کہ

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار
ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں!
آسماں پر رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار
ہم کو کیا عزت سے ہم کو شہرتوں سے کیا غرض
گر وہ ذلت سے ہو راضی اس پہ سو عزت نثار

ذلّت اور بہیمیت کی انتہا

انسانی فطرت جب گرنے پر آئے تو وہ کتنی ذلت اور پستی تک پہنچ جاتی ہے اس کا اندازہ ذیل کی خبر سے لگائیے:۔

"کراچی۔ تین معصوم بچوں کو ہلاک کر دینے کے الزام میں گرفتار کئے جانے والے ملزم صدیق ملنگ۔۔۔ نے پولیس کے سامنے اقبال جرم کر لیا ہے ۳۱ سالہ ملنگ پر جو بھکاری ہے ٹھٹھہ کے دو کمسن لڑکوں غوث محمد اور سکندر علی کے علاوہ کراچی کی ایک چھ سالہ لڑکی نرگس کے قتل کا الزام ہے دونوں لڑکوں کی برہنہ لاشیں ٹھٹھہ کے ایک پرانے مندر کے قریب ایک غار میں سے ملی تھیں۔ نرگس کو ملزم نے پیری کے قریب ایک جنگل میں قتل کیا تھا اس کی لاش ابھی تک دستیاب نہیں ہوئی تھی۔۔۔

۔۔۔ ملزم نے پولیس کو بتایا کہ وہ غوث محمد اور سکندر علی کو عیدگاہ کے قریب پرانے مندر میں لے گیا جہاں اس نے اس کے ہاتھ پیر باندھ دیئے بعد ازاں انہیں چاقو گھونپ کر ہلاک کر دیا دونوں نعشیں مندر کے قریب غار میں چھپا دیں۔ پولیس نے صدیق کی نشاندہی پر دونوں لاشیں غار میں سے برآمد کر لیں۔ ملزم نے بتایا وہ دونوں بچوں کو قتل کرنے کے بعد مٹرک کے راستے کوٹڑی پہنچا جہاں اس نے ان میں سے ایک بچے کے کان سے اتاری ہوئی سونے کی بالی ایک دکاندار کے ہاتھ ساڑھے تین روپے میں فروخت کی۔۔۔۔

صدیق ملنگ کا کہنا ہے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس نے ان بچوں کو کیوں اور کس جذبہ کے تحت ہلاک کیا۔"

(نوائے وقت لاہور)

اس خبر کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ واقعی انسان جسے احسن تقویم میں پیدا کیا گیا تھا وہ جب گرنے پر آئے تو ذلت اور بہیمیت کے اسفل سافلین تک جا پہنچتا ہے حیرت ہوتی ہے کہ کیا ایک انسان اور پھر مسلمان کہلانے والا انسان ظلم اور درندگی کے اس مقام تک پہنچ سکتا ہے کہ اس کی حرکات کو دیکھ کر خود انسانیت اپنا سر چھپا لے

درخواست دعا

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ برادر چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر زراعت ربوہ نے دو مستحقین کے لئے سال بھر کے لئے روزنامہ اخبار الفضل جاری کر دیا ہے

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دینی اور دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔

(مینیجر الفضل)

۲۔ میرا لڑکا عزیزم محمد مظفر بی ایس سی ایم ایس سی برائے اعلیٰ تعلیم مورخہ ۲۹ر جنوری ۶۴ء کو امریکہ جا رہا ہے احباب کرام صحابہ و درویشان سے استدعا ہے کہ اس کی اعلیٰ کامیابی اور مراجعت بالخیر کے واسطے دعاؤں میں یاد رکھیں۔

قریشی محمد یوسف بریلوی۔ ربوہ

نوٹ:۔

اس خوشی میں قریشی محمد یوسف صاحب نے ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ (مینیجر)

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی پہلی دو روزہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے زیر انتظام سال رواں کی پہلی دو روزہ تربیتی کلاس مورخہ ۷ اور ۸ر دسمبر ۶۳ء کو مسجد احمدیہ ہانڈو گوجر میں منعقد ہوئی۔ اس اجلاس میں مجالس خدام الاحمدیہ باٹا پور، ہانڈو گوجر اور مغلپورہ کے ۴۱ خدام نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ ۳۰ انصار، ۲۰ مستورات اور ۱۲ اطفال نے بھی پروگرام سنا۔

تربیتی کلاس کا افتتاح چوہدری خدا بخش صاحب مرحوم و مغفور صدر جماعت احمدیہ ہانڈو گوجر نے کیا۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف حاصل تھا۔ آپ نے چند زریں اقوال زور دار الفاظ میں بھی سنائے۔ ملاقات کے پروگرام میں درس حدیث، بیرونی ممالک میں اسلامی مشنوں کی تعداد اور محسن اعظم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کا پروگرام شامل تھا۔

کلاس کے دوسرے روز نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد قرآن مجید کا درس ہوا۔ ناشتہ کے بعد خدام نے گاؤں میں ایک اجتماعی وقار عمل کیا۔ دو گھنٹے کام کر کے ۱۰۰×۱۰ فٹ راستہ پر بنے ہوئے ایک خستہ پل کو درست کیا۔ نیز ۳۰۰ فٹ لمبی سڑک پر مٹی ڈالی۔ بعد ازاں خدام نے ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ، حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی تقاریر اور پیغامات سنے۔ جو بہت ازدیاد ایمان کا موجب ہوئے۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ)

تبصرہ۔

مباحثات نیروبی

یہ مباحثات تین مسائل پر جو احمدیت کا اصل و اصول ہیں۔ یعنی وفات مسیح، اجراء نبوت و صداقت مسیح موعودؑ پر ہیں جناب شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مبلغ مشرقی افریقہ اور لال حسین صاحب اختر مناظر کے ساتھ مشرقی افریقہ نیروبی میں ہوئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی وجہ سے احمدیت کو وہاں بہت کامیابی ہوئی تھی۔ میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب ربوہ نے ان کو یکجائی صورت میں عمدہ لکھائی چھپائی کے ساتھ چھپوا دیا ہے۔ احباب کو خود بھی مطالعہ کرنا چاہیئے اور غیر از جماعت اصحاب میں بھی بکثرت اسے تقسیم کرنا چاہیئے
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی دونوں ٹانگوں پر خشک خارش کے باعث شدید تکلیف ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔
(شیخ محمد علی ریالوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چوہڑ کانہ منڈی۔ پاک میڈیکل سٹور چوہڑ کانہ منڈی)

۲۔ میں چند ایک مشکلات میں پھنسا ہوا ہوں۔ احباب کرام میرے لئے دعا فرمائیں
(ملک محمد صفی اللہ خان۔ ریلوے ہسپتال لاہور)

۳۔ بندہ کی دائیں طرف سردی لگ جانے سے سخت درد رہتا ہے۔ نیز بندہ بہت سی پریشانیوں میں گھرا ہوا ہے۔ بزرگان جماعت دعا فرمائیں۔ مولیٰ کریم اپنے فضل و کرم سے تندرستی فرما دے اور ہر پریشانی سے بچا رکھے
فضل حق احمدی از صدر گوگیرہ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری

دعائے مغفرت

میرے خسر میاں رنگ علی شاہ صاحب آف کریام ضلع جالندھر مورخہ ۲۸/۱۲ کو بقضائے الٰہی انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں تھے۔ ۱۹۰۵ء میں بیعت سے مشرف ہوئے تھے۔ سب بھائیوں بزرگوں سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ (خوشی محمد کارکن وکالت مال تحریک جدید)

ناصرات الاحمدیہ کیلئے ضروری اعلان

ناصرات الاحمدیہ کی گذشتہ سالوں کی رپورٹوں اور اس سال کی کارگذاری سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کام پر مزید توجہ بہترین نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ چنانچہ حتی المقدور امسال زیادہ سے زیادہ دورے کرنے۔ ناصرات قائم کرنے اور چندہ کی باقاعدگی کیلئے کام کیا جائے گا۔

زیادہ دورے کام کو بیدار رکھتے ہیں۔ اس لئے امسال انشاء اللہ دوروں کے ساتھ تنظیم کو مضبوط کیا جائے گا۔ گذشتہ سالوں کی طرح دو امتحان لئے جائیں گے۔ ان میں ایک امتحان انعامی ہو گا جس کے نتیجہ میں بہترین نمبر لینے والی پانچ لڑکیوں کو وظائف دئے جائیں گے۔

تشحیذ الاذہان احمدی بچے اور بچیوں کا اپنا رسالہ ہے۔ بچیوں کو نصیحت کی جائے گی کہ وہ اس کے مطالعہ کی عادت ڈالیں۔ خریدار بڑھائیں اور اس کے لئے مضامین لکھا کریں۔ تاکہ ابتدائی دینی معلومات سے بہرہ ور ہو سکیں۔

اس سال امتحانات کے لئے نصاب کم و بیش مندرجہ ذیل ہو گا۔ امتحان سے تقریباً ایک ماہ قبل تاریخ اور مکمل نصاب کا اعلان کر دیا جائے گا۔ تمام ناصرات مندرجہ ذیل نصاب کی تیاری شروع کر دیں
نماز با ترجمہ مکمل، ارکان و اوقات نماز۔ چہل حدیث مکمل با ترجمہ۔ قرآن پاک کا پہلے پارے کا نصف اول با ترجمہ۔ قرآن پاک کا ربع آخر زبانی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ۔ اسلام کے بنیادی پانچ ارکان۔ کتاب ہمارا آقا مصنفہ مولوی اسمٰعیل صاحب پانی پتی۔ اور سال بھر کے تشحیذ الاذہان میں شائع ہونے والے مضامین و دینی معلومات وغیرہ۔ اس کے علاوہ اجتماع کے موقعہ پر بہترین نمبر لینے والی لڑکیوں کا وظیفہ کے لئے زبانی امتحان بھی ہو گا۔ جس میں ان کے چندہ کی باقاعدگی دیکھنے کے علاوہ تشحیذ الاذہان کی قلمی معاونت، خدمت خلق کے چار کام۔ دو سالن پکانے اور روٹی پکانے کی ترکیب پوچھی جائیں گی۔ کسی بھی امر کی تصدیق کے لئے صدر و سیکرٹری سے دریافت کر لیا جائے گا۔

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہو گا

عنوان بالا کے تحت خاکسار کی طرف سے متعدد بار احباب کی خدمت میں تحریک کی جا چکی ہے کہ جماعت کے افراد کے ساتھ حضور کے تعلق اور احباب جماعت کو جو محبت حضور اقدس کی ذات سے ہے۔ اس کے پیش نظر حضور ایدہ اللہ کے حسن و احسان و محبت و شفقت کے واقعات تحریر فرما کر خاکسار کو ارسال فرما دیں۔ تاکہ ایسے تمام واقعات یکجا کتابی صورت میں شائع کئے جا دیں۔ بعض احباب نے اس طرف توجہ بھی فرمائی ہے۔ باقی احباب کی خدمت میں درخواست ہے وہ بھی جلد تر اس طرف توجہ کریں۔

(مینجنگ ایڈیٹر۔ ریویو آف ریلیجنز)

انصار اللہ بجٹ بھجوائیں

جملہ مجالس انصار اللہ کو شروع دسمبر ۶۳ء میں بجٹ فارم بھجوا کر یہ درخواست کی گئی تھی کہ انہیں مکمل کر کے ایک ماہ کے اندر مرکز میں واپس کر دیں۔ جہاں بعض مجالس نے اس ہدایت کی فوری تعمیل کی ہے۔ بہت سی مجالس ایسی بھی ہیں۔ جنہوں نے بجٹ نہیں بھجوائے۔ ایسی مجالس کو فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ جزاکم اللہ

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

انسپکٹران بیت المال کیلئے ضروری اعلان

جملہ انسپکٹران بیت المال کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ جب وہ اپنے حلقہ کی جماعتوں میں بغرض پڑتال حسابات جائیں تو یہ امر ضرور مدنظر رکھیں کہ اس جماعت میں باقاعدہ آڈیٹر مقرر ہے یا نہیں؟ اگر کسی جماعت میں ابھی تک آڈیٹر باقاعدہ منظور نہیں ہوا۔ تو وہاں پر آڈیٹر کے انتخاب کی کارروائی کی رپورٹ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ کی خدمت میں بھجوا کر ممنون فرمائیں

(ناظر بیت المال ربوہ)

خدام کو رمضان کی عظیم الشان برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی تلقین

ربوہ کے محلہ جات میں متعدد جلسوں کے علاوہ مجلس مقامی کے ماہانہ اجلاس کا انعقاد

ربوہ ——— رمضان کا بابرکت مہینہ شروع ہونے سے قبل مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے ربوہ کے مختلف محلہ جات میں اجلاس منعقد کر کے خدام کو پرزور تلقین کی گئی ہے کہ وہ رمضان کی عظیم الشان برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہوں اس تلقین کا آغاز ۱۲ جنوری ۶۴ء کو مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے ماہانہ اجلاس سے ہوا جو اس روز بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی کی زیر صدارت منعقد ہوا اس اجلاس میں جملہ محلہ جات کے خدام شریک ہوئے تلاوت قرآن مجید کے بعد سب سے پہلے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب ناظم تربیت نے رمضان کے فضائل کے متعلق الفضل میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک پرمعارف خطبہ پڑھ کر سنایا بعدہ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے خدام سے خطاب فرمایا کہ انہیں زیادہ سے زیادہ وقت ذکر الٰہی میں گزار کر رمضان کی عظیم الشان برکات سے پورے طور پر متمتع ہونے کی تلقین فرمائی آخر میں صدر اجلاس مکرم مہتمم صاحب مقامی نے خدام کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ان پر واضح کیا کہ رمضان کا مہینہ ہر مومن کے لئے روحانی تربیت کا ایک بیش بہا موقع پیش کرتا ہے مومن کا فرض ہے کہ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر روحانی طور پر ترقی کرے اور اس طرح اپنے مقصد حیات کے لحاظ سے کامیاب و بامراد ہو۔ آپ نے خدام کو تلقین فرمائی کہ وہ ان ایام میں فرض نمازوں کے علاوہ نماز تراویح میں بھی التزام کے ساتھ شریک ہوں نیز نماز تہجد بھی پڑھیں اور باقاعدگی کے ساتھ قرآن مجید کے درس میں بھی حاضر ہوں اور اپنا زیادہ سے زیادہ وقت دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزار کر اس مبارک مہینے کی عظیم الشان برکات سے زیادہ سے زیادہ بہرہ ور ہونے کی کوشش کریں آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت اجلاس دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

ازاں بعد رمضان کا مہینہ شروع ہونے سے قبل ربوہ کے محلہ جات میں علیحدہ علیحدہ اس قسم کے جلسے منعقد کرنے کا اہتمام کیا گیا چنانچہ ۱۳ جنوری کو غلہ منڈی میں اور ۱۵ جنوری کو ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج اور دارالرحمت میں جلسے منعقد کئے گئے نیز بعض اور محلوں میں بھی اجلاسوں کا انعقاد عمل میں آیا۔

(ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

فطرانہ

عید سے پہلے فطرانہ کا ادا کرنا ہر مسلمان کے لئے لازمی ہے اس کی شرح ہر فرد کے لئے ایک صاع غلہ ہے جس کی قیمت موجودہ نرخ کے حساب سے ایک روپیہ کے قریب ہے لہذا فطرانہ کی شرح ایک روپیہ فی کس مقرر کی جاتی ہے اگر کوئی شخص پوری شرح سے ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ نصف شرح سے ادا کر سکتا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ فطرانہ خاندان کے تمام افراد کی طرف سے ادا کیا جائے نوزائیدہ بچہ کی طرف سے بھی اس کے والدین مقررہ شرح سے فطرانہ ادا کریں۔

حسب سابق فطرانہ کی رقم کا دسواں حصہ براہ راست جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ربوہ کو بھجوایا جائے ربوہ کے محلہ جات فطرانہ کی رقم کا چوتھا حصہ جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو بھجوائیں تا اس رقم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں مرکز کے مستحق یتامیٰ، مساکین اور نادار افراد میں تقسیم کیا جائے باقی رقم مقامی غربا میں تقسیم کی جائے البتہ اگر کچھ رقم باقی بچ رہے تو وہ دوسرے چندوں کے ساتھ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرا دی جائے۔

چونکہ یہ رقم غربا میں تقسیم کی جاتی ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ فطرانہ رمضان کے شروع میں ادا کر دیا جائے

(ناظر بیت المال)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۲۹ جنوری۔ بھارت کے اعلیٰ اور سول فوجی افسروں کے تسلط اور بھارت کی مزید تین بٹالین پولیس کو اور فوج کو کمک پہنچ جانے کے باوجود سری نگر جموں لداخ مقبوضہ کشمیر کے دوسرے علاقوں میں صورت حال بدستور سنگین ہے فوج اور پولیس کے تشدد کی پرواہ نہ کرتے ہوئے عوام پوری شدت سے مظاہرے کر رہے ہیں صورت حال کو قابو میں لانے کے لئے مسلمانوں کی اندھا دھند گرفتاریاں جاری ہیں۔

بھارت کے ہوم سیکرٹری مسٹر وسواناتھن جو بھارت کے محکمہ جاسوسی کے سربراہ مسٹر ملک اور دوسرے اعلیٰ بھارتی حکام کے ہمراہ سری نگر پہنچے تھے کشمیریوں کی عوامی بغاوت کو دبانے میں سردست ناکام رہے ہیں وہ صورتحال کا برابر جائزہ لے رہے تھے خیال ہے کہ ایک دو روز میں کوئی اعلیٰ بھارتی افسر حکومت مقبوضہ کشمیر کے چیف سیکرٹری کے عہدے کا چارج سنبھال لے گا کشمیریوں کے مسلسل مظاہروں سے گھبرا کر بھارتی ہوم سیکرٹری نے فوج کی اور پولیس کی مزید کمک طلب کر لی ہے۔

خطرناک جنگ کے اس پار سے آمدہ اطلاعات کے مطابق مقبوضہ کشمیر میں دھڑا دھڑ گرفتاریاں جاری ہیں اور گزشتہ تین روز میں ہزاروں مسلمانوں کو جن میں آئمہ مساجد بھی شامل ہیں گرفتار کر کے جیلوں میں بند کر دیا گیا ہے

راولپنڈی ۲۹ جنوری پاکستان اور یوگوسلاویہ کے درمیان مال کے بدلے مال کے ایک تجارتی سمجھوتہ پر دستخط ہوگئے اس سمجھوتہ کے تحت دونوں ملکوں کے درمیان متعدد اشیاء کا تبادلہ ہوگا دونوں ملک ایک دوسرے کو ڈیڑھ ڈیڑھ کروڑ روپے کی مالیت کی اشیاء بھیجیں گے اس معاہدہ پر جو ایک سال کے لئے کارآمد ہوگا پاکستان کی طرف سے وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان اور حکومت یوگوسلاویہ کی طرف سے وزیر تجارت مسٹر ڈی گوسو واک نے دستخط کئے دونوں ملکوں نے مال کے بدلے مال کے دوسرے سمجھوتہ کو بھی آخری شکل دے دی ہے جس کے تحت یوگوسلاویہ کی ایک فرم مغربی پاکستان واپڈا کے لئے قریباً ۲ سو ٹیوب ویل لگائے گی اس کے بدلے پاکستان پٹ سن کی بعض مخصوص اقسام برآمد کرے گا اس سمجھوتہ کے تحت دونوں ملک قریباً اسی اسی لاکھ روپے کو مال دیں گے اور اسے مکمل ہونے میں قریباً دو سال کا عرصہ لگے گا۔

انقرہ ۲۹ جنوری۔ قبرص میں جو سنگین صورتحال پھر پیدا ہوگئی ہے اس کے پیش نظر اسکندرونہ میں ترکیہ کے بحری جنگی جہاز اور مسلح فوجوں کو چوکنا کر دیا گیا ہے یہ دعوت اسکندرونہ سے موصولہ خبر سرکاری اطلاعات میں کیا گیا اسکندرونہ میں ترک افواج کے کمانڈر جنرل علی لیکر نے فوجی دستوں کے معائنہ کے بعد فوجی کلب میں اعلیٰ فوجی افسروں سے خطاب کیا ادھر وزیر اعظم عصمت انونو نے آج کابینہ کا ایک اجلاس منعقد کیا جس میں فوجوں کے سربراہوں نے بھی شرکت کی یہ اجلاس کوئی دو گھنٹہ تک جاری رہا۔

ایتھنز (یونان) ۲۹ جنوری قبرص میں صورت حال زیادہ خراب ہو جانے کے بعد یونانی افواج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ ایک فوجی بردار جہاز جیو زجزائر ڈوڈیکانیز کی طرف روانہ ہوگیا ہے اور ایک اور جہاز بھی اس طرف بھیجا جائے گا یہ فیصلہ ان خبروں کے پیش نظر کیا گیا ہے کہ اسکندرون کی بندرگاہ اور قبرص کے قریبی ساحل پر ترکی افواج جمع ہو رہی ہے اور چار آبدوزیں قبرص کے قریب گشت کر رہی ہیں۔

لندن ۲۹ جنوری۔ شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ نے ہندوستان کی جانب سے مشروط رہائی کی پیشکش کو ایک بار پھر ٹھکرا دیا ہے اور کہا ہے کہ وہ مشروط رہائی پر اپنی مسلسل نظربندی کو ترجیح دیں گے کیونکہ وہ اس قسم کی شرائط کو باعث تذلیل سمجھتے ہیں یہ انکشاف شیر کشمیر کے چھوٹے صاحبزادے مسٹر طارق عبداللہ نے کیا ہے اور کہا ہے کہ حکومت ہند کی طرف سے مسلسل یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ شیخ عبداللہ کسی طرح اس بات پر آمادہ ہو جائیں کہ وہ رہائی کے بعد سیاسی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لیں گے اور نہ کسی عام جلسے سے خطاب کریں گے۔

برطانیہ کے ایک ممتاز اخبار مانچسٹر گارڈین نے اپنے نامہ نگار مقیم نئی دہلی مسٹر ریم بجاشیہ کے حوالے سے یہ خبر شائع کی تھی کہ ہندوستانی عوام اب یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ شیخ عبداللہ کے خلاف نام نہاد سازش کا مقدمہ واپس لے کر انہیں فوراً رہا کر دینا چاہیے۔

نئی دہلی ۲۹ جنوری: امریکی ایئر مارشل جنرل سمتھی نے کل یہاں ہندوستانی فضائیہ کے کمانڈر انچیف سے ملاقات کی اور ہندوستانی فضائیہ کو مزید تقویت اور ترقی دینے سے متعلق مسائل پر تبادلہ خیالات کیا۔

نئی دہلی ۲۹ جنوری برطانیہ کے دفاعی اسٹاف کے سربراہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے جو ہندوستان کا دورہ کر رہے ہیں ہندوستان کے وزیر دفاع مسٹر چاون سے ملاقات کی اور ہندوستان کے دفاعی معاملات پر بات چیت کی

فدیہ رمضان کی پہلی فہرست

اور

جلد رقوم بھجوانے کی تاکید

(حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں)

ماہ رمضان کے بابرکت ایام آہستہ آہستہ گزرتے جا رہے ہیں آجکل دوسرا عشرہ گزر رہا ہے بہت ہی خوش نصیب ہیں وہ اصحاب جنہیں حقیقی طور پر روزہ رکھنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے اللہ تبارک وتعالےٰ سب بھائیوں بہنوں اور عزیزوں کے روزے قبول فرمائے اور ان کی کمزوریوں کو اپنی ستاری کی چادر میں چھپاتے ہوئے اپنے حضور سے بہترین اجر کا وارث بنائے

وہ اصحاب جو حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتے ہیں وہ فدیہ رمضان کی رقوم دفتر خدمت درویشاں میں مستحقین میں تقسیم کرنے کے لئے بھجوا رہے ہیں ان کی پہلی فہرست شکریہ کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے اللہ تعالےٰ انہیں حسنات دارین سے نوازے

ایسے اصحاب جو فدیہ رمضان کی رقوم دفتر خدمت درویشاں کے ذریعہ تقسیم کرانے کا ارادہ رکھتے ہیں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ یہ رقوم جلد تر بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ اس مہینہ میں ہی مستحقین کو دی جا سکیں:-

۱۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ڈار ٹانگا نیکا (مشرقی افریقہ) .. — ۴۰ روپے
۲۔ شیخ غلام قادر صاحب ربوہ .. — ۱۰ ؍
۳۔ کلثوم بیگم صاحبہ رحمانی اہلیہ عبدالرحیم صاحب مدہوش کراچی .. — ۳۰ ؍
۴۔ ریحانہ بیگم صاحبہ چوہدری ہیمن سنگھ مشرقی پاکستان .. — ۲۰ ؍
۵۔ اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی مرحوم ربوہ .. — ۳۰ ؍
۶۔ محمود احمد صاحب معرفت چوہدری شیخ محمد صاحب محمد نگر لاہور .. — ۱۵ ؍
۷۔ بیگم صاحبہ چوہدری وحید سلیم صاحب ایڈووکیٹ لاہور .. — ۳۵ ؍
۸۔ چوہدری محمد حسین صاحب کراچی والد ڈاکٹر عبدالسلام صاحب لندن .. — ۳۰ ؍
۹۔ ڈاکٹر ایم اے ظفر صاحب مورا (مشرقی افریقہ) برائے والد صاحب مرحوم ۵۵ — ۶۶ ؍
۱۰۔ سید ارتضےٰ علی صاحب کراچی .. — ۳۰ ؍
۱۱۔ بیگم صاحبہ ڈاکٹر رشید احمد صاحب معرفت چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ .. — ۳۰ ؍
۱۲۔ شیخ کلیم الرحمٰن صاحب و اہلیہ خود ربوہ .. — ۴۰ ؍
۱۳۔ آمۃ قیصر زوجہ بیگم صاحبہ سرگودہا .. — ۳۰ ؍
۱۴۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ لاہور .. — ۳۰ ؍
۱۵۔ ڈاکٹر خواجہ احمد صاحب سمن آباد۔ لاہور .. — ۱۰ ؍
۱۶۔ غلام نبی صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بورڈ چک ۱۸ برائے اللہ دتہ .. — ۱۰ ؍
۱۷۔ عبدالغفور صاحب آف کوٹلی لوہاراں کرشن نگر لاہور وڈگس .. — ۸۰ ؍
۱۸۔ سیٹھ اللہ جوایا صاحب ملتان .. — ۲۰ ؍
۱۹۔ محمدی بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی ربوہ .. — ۲۵ ؍
۲۰۔ سید محمد صادق علی صاحب پنشنر فاریسٹ رینجر کراچی .. — ۳۰ ؍
۲۱۔ شیخ خادم حسین صاحب سلیش ۱۶/۱ جہانگیر روڈ ایسٹ کراچی .. — ۲۵ ؍
۲۲۔ سیدہ ممتاز حنیف صاحبہ بہاولپور برائے شوہر خود .. — ۱۵ ؍
۲۳۔ بیگم صاحبہ چوہدری نورالدین احمد صاحب ریسرچ آفیسر اچھرہ لاہور .. — ۳۰ ؍
۲۴۔ ڈاکٹر جلال الدین صاحب ٹمپل روڈ کراچی .. — ۲۵ ؍
۲۵۔ طاہرہ پروین صاحبہ بنت دین محمد گل صاحب کوٹ مہتاب خان ضلع لاہور .. — ۱۵ ؍
۲۶۔ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالرحیم خان صاحب ربوہ .. — ۱۵ ؍
۲۷۔ پروفیسر عبدالمجید صاحب بھٹی بذریعہ افسر امانت تحریک جدید ربوہ .. — ۶۰ ؍
۲۸۔ احمد گل صاحب پراچہ لوچھ روڈ لاہور بذریعہ چیک .. — ۳۰ ؍
۲۹۔ چوہدری غلام حسین صاحب اوورسیر ربوہ .. — ۵ ؍
۳۰۔ بابو محمد رشید صاحب معرفت منشی سردار محمد صاحب کاتب روزنامہ الفضل ربوہ .. — ۳۰ ؍
۳۱۔ محمد اسمٰعیل صاحب معتبر۔ ربوہ .. — ۲۰ ؍

"وقفِ جدید کی تحریک بھی ایک اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے"

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

(از محترم صاحبزادہ میرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)

وقفِ جدید کا پودا جسے الٰہی منشاء کے مطابق آج سے چند سال قبل حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے اپنے مبارک ہاتھوں سے لگایا تھا خدا تعالےٰ کے فضل سے اب نہایت شیریں اثمار دے رہا ہے اور عموماً ایسی جماعتوں میں جہاں مراکز وقف جدید کھولے گئے ہیں غیر معمولی روحانی تازگی اور شگفتگی پیدا ہو رہی ہے۔ خلوص میں ترقی، نماز باجماعت کا قیام، چندوں کی ادائیگی اور خصوصاً بچوں اور نوجوانوں کی اسلامی رنگ میں تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں یہ تحریک خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ جوں جوں اس تحریک کی افادیت سے دیہاتی جماعتیں آشنا ہوتی جا رہی ہیں معلم وقف جدید بھجوانے کے مطالبات اسی کثرت اور تیز رفتاری سے بڑھ رہے ہیں یہاں تک کہ:-

اب معلمین کی تعداد کی نسبت معلمین کی مانگ کہیں زیادہ بڑھ چکی ہے اور ایک حد سے زیادہ ایسی اہم جگہیں پڑی ہیں جہاں معلم کی شدید ضرورت ہے باوجود معلم مقرر نہیں کیا جا سکتا۔

اس مشکل کے دو ہی حل ہیں:-

اول:- صاحبِ حیثیت دوست چھ روپے کے چکر سے نکل کر اپنی خداداد توفیق کے مطابق بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیں اور اگر پہلے وعدہ بھجوا بھی چکے ہوں تو اب حسب استطاعت اس میں اضافہ فرما دیں۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ اب وقف جدید کے بجٹ کو کم از کم دوگنا کر کے دو لاکھ تک پہنچا دیا جائے تب جا کر ہماری ابتدائی ضرورت پوری ہو سکیگی۔ خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے اللہ تعالےٰ رزق میں بہت کشائش عطا کرتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ احباب خدا تعالےٰ پر توکل کرتے ہوئے یقیناً اپنے چندوں کو غیر معمولی طور پر بڑھانے کی کوشش فرما دیں گے۔

دوم:- جو مخلص دوست زندگیاں وقف کر سکتے ہیں وہ اپنے نام پیش کریں جب تک معیاری مخلص قربانی کرنیوالے معلم مہیا نہیں ہوں گے محض روپے کے ذریعہ کوئی روحانی انقلاب برپا نہیں کیا جا سکتا۔ اسلئے میں تعلیم یافتہ صحت مند نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگیاں پیش کریں جن دوستوں کو تعلیمی اور تبلیغی تجربہ یا طبی واقفیت ہو وہ خاص طور پر اس تحریک کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

مڈل سکول اور لڈ کورس کے امتحان کے لئے ربوہ کو سنٹر مقرر کیا جائے

پردہ نشین بچیوں کی سہولت کے لئے ایک نہایت ضروری مطالبہ

امسال ربوہ ضلع جھنگ سے پچاس سے زائد طالبات مڈل سکول اور لڈ کورس کے امتحان میں شامل ہو رہی ہیں مگر بعض نامعلوم وجوہات کی بناء پر ان پچاس طالبات کے امتحان کا سنٹر جھنگ جیسی دور افتادہ جگہ پر مقرر کیا گیا ہے ظاہر ہے کہ پردہ نشین بچیوں کے لئے ربوہ سے جھنگ جا کر امتحان دینا سخت تکلیف دہ ہے اور غیر ضروری اخراجات کے علاوہ عام سہولت و آرام سے محرومی کا موجب ہے۔ ربوہ میں اب خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر سال مڈل۔ میٹرک۔ انٹرمیڈیٹ اور بی۔ اے، ایم اے کے امتحانات کا سنٹر مقرر ہو جاتا ہے لیکن امسال معلوم کیوں مڈل کی طالبات کے ساتھ ایسا نامناسب سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ ہم ڈائریکٹر صاحب تعلیمات راولپنڈی اور دیگر ارباب حل و عقد سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر ان پچاس بچیوں کے لئے ربوہ کو ہی سنٹر مقرر فرما دیں۔ نیو کورس کے مڈل امتحان کا سنٹر ربوہ میں ہی مقرر ہو چکا ہے اسلئے اولڈ کورس کا سنٹر مقرر کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آنی چاہیئے۔

ایڈیٹوریل (بقیہ ص ۲)

کی نگاہ میں کتنا ہی باطل کیوں نہ ہو بذاتِ خود ہرگز دلآزارانہ نہیں سمجھا جا سکتا اپنے سے متضاد عقیدہ سن کر ہوش و حواس نہیں کھو دینے چاہئیں اور اس کو زور سے دبانے کی کوشش کرنی تو نہایت احمقانہ بات ہے یہی تمام فتنے کی جڑ ہے۔ اگر کوئی شخص حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بلافصل خلیفہ مانتا ہے تو اس میں ہمارا کیا نقصان ہے بلکہ اگر وہ بعض اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق بدظنی ظاہر کرتا ہے مگر تہذیب کے حدود کے اندر رہتا ہے تو ہمیں برداشت کرنا چاہیئے آرام سے سمجھانے کی کوشش کرنا ہمارا فرض ہے لیکن اگر نہ مانے تو شمالسلامت مابخیر کہہ کر الگ ہو جانا ہی اسلامی اخلاق ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵